إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۱۳

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸ | ۳۱ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش | ۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۹ھ | ۳۱ جولائی ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۷۲

”آزادیٔ ضمیر - آزادیٔ رائے - اور اسلامی روایات کی جان“

انبیاء و خلفاء اور ماموریں پر ان کے ناتربیت یافتہ - کج فہم یا منافقت کی رگ رکھنے والے متبعین کی طرف سے اعتراضات پر ہمارے غیر مبایع دوست اس قدر زور دیتے ہیں - اور اسے اس قدر وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - کہ گویا ان کے نزدیک اسلام دنیا میں آیا ہی یہ روح پیدا کرنے کے لئے تھا - کہ جسے اپنا ہادی و راہنما اور خدا تعالے کا محبوب سمجھا جائے - اس پر بے ہودہ اعتراضات یا الٹے سیدھے سوالات کئے جائیں - چنانچہ جونہی کوئی ایسا واقعہ ان کے سامنے آتا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا آپ کے خلفاء یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء پر کسی مرید نے کوئی اعتراض کیا - یا کوئی سوال پوچھا ہو - تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی - اور وہ وفورِ مسرت سے گویا جھومنے لگ جاتے ہیں - پھر لطف یہ ہے - کہ اس قسم کی حرکت کا نام ”آزادی رائے“ قرار دیتے ہیں ؛

۱۲ - جولائی کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا - اس میں ایک موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-

”ایک دفعہ آپ کا ایک نواسا فوت ہو گیا - رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اسے دیکھا - تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ گئے - ایک صحابی کہنے لگا - یا رسول اللہ آپ تو دوسروں کو صبر کی تلقین کیا کرتے ہیں - اور خود روتے ہیں - رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - میری آنکھیں روتی ہیں - اور یہ رحمت کی علامت ہے“

”الفضل“ سے اس واقعہ کو نقل کر کے غیر مبایعین کے آرگن ”پیغام صلح“ نے لکھا ہے ”اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے - کہ صحابہ کرام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور نہایت آزادی و جرأت کے ساتھ اپنے شکوک و شبہات پیش کر دیا کرتے تھے - اس میں کوئی روک نہ تھی - خلفائے راشدین پر بھی ہر ایک مسلمان کو اعتراض کا حق حاصل تھا - مستند تاریخی واقعات شاہد ہیں - کہ لوگوں نے مجمع عام میں حضرت عمرؓ پر اعتراضات کئے - اور انہوں نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ان کا جواب دیا - اسلام آزادیٔ رائے - اور آزادیٔ ضمیر کا سب سے بڑا علمبردار ہے - اور یہ چیز اسلامی روایات کی گویا جان ہے“ (۲۶ - جولائی ۱۹۴۰ء)

اس کے بعد حسب معمول نہایت دل آزار اور درشت الفاظ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق لکھا ہے - کہ آپ نے ”اپنے مریدوں سے آزادیٔ رائے اور آزادیٔ ضمیر کا حق چھین رکھا ہے“

قطع نظر اس سے کہ اس الزام میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں - سوال یہ ہے کہ کیا اہل پیغام کے نزدیک اسلام اسی آزادیٔ رائے اور آزادیٔ ضمیر کی تعلیم دینے کے لئے آیا تھا - کہ خدا تعالے کے انبیاء و مرسلین اور خلفاء و ماموریں پر اعتراضات کئے جائیں - کیا ہی عجیب بات ہے - کہ یہ علمبرداران تعلیم اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے سچے حامل ہونے کے مدعی یہ کہہ رہے ہیں - کہ گویا کسی بے ادب اور بے شعور انسان کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہنا کہ (نعوذ باللہ) آپ کے قول اور فعل میں تفاوت ہے آپ دوسروں سے کچھ کہتے ہیں - اور خود کرتے کچھ ہیں - یا خلفائے راشدین میں سے کسی کے متعلق یہ بدگمانی کرنا اور پبلک میں اس کا اظہار علی الاعلان کر دینا کہ اس نے بددیانتی کی ہے - اور وہ بھی معمولی کپڑے کی تقسیم کے ضمن میں یعنی جس امت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے عظیم الشان اور بے مثال نبی نے اپنی قوتِ قدسیہ سے تیار کیا تھا - اس نے آپ کی وفات کے بعد جس شخص کو اپنے میں سے بہترین متقی پارسا - دیانت دار - اور امین سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو اس کے ہاتھ پر دین کی خدمت کے لئے بیع کر دیا تھا - اپنی نجات اُخروی اور سودِ دنیوی کے لئے جس کی راہنمائی کو سب افراد امت نے ضروری سمجھ کر اس سے درخواست کی تھی - کہ اس کی رہبری کا بوجھ اٹھائے اسے بھری مجلس میں کسی ناہنجار کا یہ کہہ دینا کہ معمولی مال کی تقسیم کے متعلق بھی تم پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا - یہ وہی آزادیٔ رائے اور آزادیٔ ضمیر ہے - جو بقول اخبار ”پیغام صلح“ اسلام دنیا میں پیدا کرنے کے لئے آیا تھا - اور جسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے کچل کر رکھ دیا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ضمن میں ایک اور اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس آزادی رائے اور آزادی ضمیر کا ثبوت دینے والے صحابہ میں اس قدر کم لوگ کیوں پیدا ہوئے کہ ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے یہ چیز جو گویا "اسلامی روایات کی جان" ہے۔ صرف دو چار غیر معروف لوگوں تک ہی کیوں محدود ہے۔ "اسلامی روایات کی یہ جان" حضرت ابوبکر رضؓ میں کہیں نظر نہیں آتی۔ حضرت عمر رضؓ میں نظر نہیں آتی۔ حضرت عثمان رضؓ میں نظر نہیں آتی۔ حضرت علی رضؓ میں نظر نہیں آتی۔ حضرت طلحہ رضؓ۔ حضرت زبیر رضؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ حضرت ابوہریرہ رضؓ حضرت سعد بن وقاص اکابر صحابہؓ میں سے کسی میں نظر نہیں آتی۔ ان جلیل القدر انسانوں کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جائے تو کہیں یہ نظر نہیں آتا۔ کہ ان کے اندر بھی یہ "اسلامی روایات کی جان" موجود تھی۔ اس لحاظ سے وہ سب کے سب بالکل بے جان نظر آتے ہیں۔ حالانکہ یہ انسان وہ ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ اسلام کے لئے نثار کر دیا۔ اور اپنی زندگیاں للہ اسلام کی خدمت کیلئے وقف کر دیں۔ دن رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے سفر و حضر میں یکساں خدمات بجا لاتے۔ اور ان میں سے اکثر عشرہ مبشرہ میں داخل تھے۔ مگر جب ہم اس معیار پر ان کو دیکھتے ہیں۔ جو ہمارے پیغامی بھائیوں نے پیش کیا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سب کے سب "اسلامی روایات کی جان" سے محروم تھے نعوذ باللہ یا بالفاظ دیگر بے جان تھے۔ اسلام دنیا میں جو "آزادی ضمیر اور آزادی رائے پیدا کرنے کے لئے آیا تھا۔ اس سے یکسر محروم تھے۔ یہ چیز ان کے اندر پیدا نہ ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اسلام کی خدمت میں گزارنے کی کوشش کی۔ مگر وہ چیز ان کے اندر پیدا نہ ہو سکی جو اسلام دنیا میں پیدا کرنے کے لئے آیا تھا۔ اور وہ کورے کے کورے ہی رہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تمام قوت قدسیہ کے باوجود وہ چیز اپنے ان فدائیوں اور ہر وقت کے خدام کے اندر پیدا نہ کر سکے۔ جو تمام دنیا میں پیدا کرنا آپ کی بعثت کی غرض قرار دی گئی تھی۔ خدمات تو یہ لوگ کرتے رہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے سب سے زیادہ فیض یاب یہ لوگ ہوتے رہے۔ لیکن اسلام جو چیز پیدا کرنے کے لئے دنیا میں آیا تھا۔ اور جو اسلامی روایات کی جان" ہے۔ وہ اگر پیدا ہوئی تو صرف دو چار ایسے غیر معروف لوگوں میں جن کا نام بھی کوئی نہیں جانتا اور جن کے متعلق تاریخ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ وہ بلحاظ تقوےٰ تفقہ فی الدین اور خدمات اسلام کیا درجہ رکھتے تھے۔ باوجود اس کے پیغام صلح ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس روش کو چھوڑ کر جو حضرت ابوبکر رضؓ۔ حضرت عمر رضؓ۔ حضرت عثمان رضؓ حضرت علی رضؓ اور دیگر اکابر صحابہ کی ہے۔ بعض غیر معروف معترضین کی تقلید کو شیوہ بنا لیں ؛

ہمارے نزدیک چونکہ اس قسم کی روش اسلام کے صریح خلاف ہے۔ اس لئے ہم اسے اختیار نہیں کر سکتے۔ لیکن غیر مبائعین کے نزدیک جب انبیاء خلفاء اور مامورین پر اعتراض کرنا اسلامی روایات کی جان ہے۔ تو کیا وہ ایسی فہرست ان اعتراضات کی پیش کر سکتے ہیں۔ جو آج تک مولوی محمد علی صاحب پر انہوں نے کئے۔ مولوی محمد علی صاحب کا درجہ ان کے نزدیک ایک انجمن کے صدر یا زیادہ سے زیادہ "امیر" کا ہے۔ جسے انبیاء اور مامورین تو الگ خلفاء کے مرتبہ سے بھی کچھ نسبت نہیں۔ پھر یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ انہوں نے آج تک کوئی قابل اعتراض بات نہ کی ہو۔ اور ان کی پارٹی کے کسی فرد کو ان کے خلاف کوئی اعتراض نہ پیدا ہوا ہو۔ پس براہ مہربانی بتایا جائے۔ کہ اس وقت تک کس قدر اعتراضات بھری مجلس میں مولوی محمد علی صاحب پر کئے گئے۔ اور ان کے خندہ پیشانی سے مولوی صاحب نے کیا جواب دیئے۔ اگر اس قسم کی کوئی ایک بھی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جس آزادی ضمیر آزادی رائے اور اسلامی روایات کی جان سے جماعت احمدیہ کو محروم قرار دیا جاتا ہے۔ اس سے خود غیر مبائعین بھی

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ وفا ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج ساڑھے چھ بجے شام معہ حرم ثانی و حرم رابع و صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اور بچے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری اور خان میر صاحب افغان بھی ہمراہ ہیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پیچش کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

محلہ دارالفضل نے آج چھ من آٹا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے صدقہ کے طور پر غرباء و یتامےٰ اور بیوگان میں تقسیم کیا۔ اور محلہ ناصر آباد نے دو بکرے ذبح کر کے گوشت غرباء میں بانٹا۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری گھٹیالیاں سے واپس آ گئے ہیں۔

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ اپنے تبلیغی حلقہ راولپنڈی میں بھیجے گئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت اور دینی جماعتیں

جماعت احمدیہ لاہور

احباب حلقہ چابک سواراں لاہور نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت مطبوعہ الفضل ۲۵ جولائی ۴۰ء پڑھ کر اپنے امام کی درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا کی۔ اور ایک حقیر رقم حضور کی خدمت میں اس غرض سے پیش کی۔ کہ جو صدقات حضور مناسب خیال فرمائیں ادا فرمائیں۔

احمدیان حلقہ چابک سواراں لاہور

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

۲۵ جولائی کے پرچہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت پڑھ کر احباب جماعت شہر سیالکوٹ میں قدرتاً بے چینی اور اضطراب پیدا ہوا۔ اور ایک جلسہ زیر صدارت چودھری شاہ نواز صاحب امیر جماعت شہر سیالکوٹ مسجد کبوتراں والی میں بعد نماز عشاء منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب امیر صاحب نے حضور کی خیر و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے صدقہ کی تحریک فرمائی۔ اور حضور کی کامل صحت کے لئے جملہ احباب نے اللہ تعالےٰ کے حضور بڑی عاجزی اور انکساری سے دعا کی۔ اور صدقہ کے لئے مبلغ -/۵/۳۴ روپے کی رقم ناظر صاحب ضیافت کی خدمت میں ارسال کی گئی۔ محاسب جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

جناب میاں معراج الدین صاحب عمر کی وفات پر تعزیت کی قرارداد

جماعت احمدیہ لاہور نے اپنے ایک عام جلسہ میں جناب میاں معراج الدین صاحب عمر کی وفات پر دلی رنج کرتے ہوئے یہ قرارداد پاس کی۔ کہ جماعت احمدیہ لاہور جہاں بارگاہ الٰہی میں جناب میاں صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرتی ہے۔ وہاں پسماندگان کے لئے بھی دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے

جناب میاں صاحب مرحوم کی وفات اس لحاظ سے اور بھی المناک ہے کہ آپ جماعت کے ان چیدہ اور خوش نصیب بزرگوں میں سے تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابہ میں شامل ہیں۔ اور جن میں سے ہر فرد کی وفات سلسلہ کے لئے ایک ایسی کمی ہے۔ جس کا نعم البدل کسی صورت میں بھی نہیں مل سکتا۔ جنرل سیکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشف والے نکاح کی تعبیر اور اس سے مصلح موعود کا تعلق

۲

چونکہ غیر مبائعین اپنی موجودہ روش کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے نکاح کی تعبیر "مقدس جماعت" کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"پس حضرت مرزا صاحب کو جو یہ دکھایا گیا۔ کہ کوئی پارسا طبع اور نیک سیرت آپ کی بی بی بنے گی۔ جس سے وہ موعود لڑکا تولد ہوگا۔ اس میں یہی اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو ایک پارسا طبع اور نیک جماعت دی جائے گی۔ اور وہ موعود لڑکا اس نیک جماعت میں سے ہوگا۔ اور آپ سے اس کی نسبت فرزند رُوحانی کی ہوگی اور اسی لئے اسے زمین کے پھلوں سے مشابہت نہیں۔ کیونکہ وہ آسمانی یعنی رُوحانی پھل ہے۔ نہ کہ جسمانی"۔ (مجدد اعظم صفحہ ۱۶۳)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اس توجیہ میں مصلح موعود کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسمانی بیٹا ہونے سے انکار کیا ہے۔ لیکن اپنے مضمون کے آخر میں ڈاکٹر صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

"جو کچھ میں نے عرض کیا ہے۔ وہ بھی محض قیاس اور اجتہاد ہے۔ ممکن ہے۔ یہ اجتہاد اور قیاس صحیح ہو۔ یا غلط دونوں پہلو ممکن ہیں"۔ (مجدد اعظم صفحہ ۱۶۵)

ڈاکٹر صاحب کا مندرجہ بالا قول خود ان کے اپنی پیش کردہ توجیہہ کے متعلق ان کے تذبذب پر دال ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی یہ توجیہہ اس حد تک تو درست ہے کہ مصلح موعود کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رُوحانی فرزندی کا رشتہ بھی ضرور ہوگا۔ لیکن یہ امر کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جسمانی رشتہ نہیں رکھ سکتا۔ بالکل بے دلیل ہے۔ کیونکہ کشف میں اس سبز رنگ کے بڑے پھل کا اس جہان کے کسی پھل کے مشابہ نہ پایا جانا صرف اس امر پر دال ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ لڑکا نہ صرف یہ کہ بلحاظ کمالاتِ استعدادیہ وروحانیت و علومرتبت وتقرب الٰہی محض اپنے باقی بھائیوں سے ممتاز حیثیت رکھے گا۔ بلکہ اپنے اس زمانہ میں تمام پاکباز لوگوں میں سے عدیم النظیر اور بے مثال وجود ہوگا۔ پس اس کا اس جہان کے پھلوں میں سے کسی کے مشابہ نہ ہونا اس سے زیادہ اور کوئی مفہوم نہیں رکھ سکتا۔

پس یہ فقرہ ہرگز اس امر پر دال نہیں۔ کہ وہ لڑکا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جسمانی رشتہ نہیں رکھتا ہوگا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کے کسی بیٹے کا جسمانی رشتہ ہونا اس بیٹے کے اپنے زمانہ میں تمام اہل جہان سے اپنے کمالاتِ استعدادیہ و علومرتبت میں عدیم النظیر اور بے عدیل ہونے کے منافی نہیں۔ تاوقتیکہ ڈاکٹر صاحب یہ اصول ثابت نہ کریں۔ کہ کسی مامور کا جسمانی بیٹا روحانی تقرب میں اور کمالات استعدادیہ اور علوشان میں اپنے اہل زمانہ میں سے عدیم النظیر نہیں ہو سکتا۔ اس وقت تک وہ ایسے فقرہ سے جسمانی تعلق کی نفی پر استدلال نہیں کر سکتے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب خود بھی اس اصل کو باطل قرار دیں گے۔ کیونکہ اس کی تائید میں قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی قول نہیں مل سکتا۔ اور یہ امر نہ صرف خلاف قرآن وحدیث واقوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ بلکہ عقل سلیم بھی اسے ایک لحظہ کے لئے قبول کرنے کو تیار نہیں۔

پس ڈاکٹر صاحب کا اس قول سے کہ وہ سبز رنگ کا بڑا پھل اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں ہے۔ یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ یہ لڑکا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسمانی بیٹا نہیں ہو سکتا۔ صرف روحانی فرزندی کا رشتہ ہی دیکھنے والا ہوگا۔ ایک خیالِ فاسد ہے۔

ماسوا اس کے اس نکاح والے کشف میں اس پارسا اور نیک سیرت اہلیہ کی بشارت کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چار پھل دکھائے گئے ہیں۔ جن میں تین آم کے پھل تھے۔ اب تین پھلوں کا اس نیک سیرت اہلیہ کی بشارت کے ساتھ دکھایا جانا یہ معنی نہیں رکھتا۔ کہ ان تین لڑکوں کا تو مسیح موعود علیہ السلام سے محض جسمانی رشتہ ہی ہوگا۔ کیونکہ اگر محض جسمانی رشتہ کا بیان مطلوب ہوتا تو اس نیک سیرت اہلیہ کی خوشخبری کے ساتھ ان کا دکھایا جانا بے معنی امر تھا۔ پس ان لڑکوں کا بھی نیک سیرت اہلیہ کے ساتھ دکھایا جانا ان کے روحانی تقرب اور مقدس زندگی پر دال ہے۔ ہاں چونکہ وہ آم کی شکل میں دکھائے گئے۔ جو دُنیا کے پھلوں میں سے ایک پھل ہے۔ اس لئے ان کی شخصیتوں کو مصلح موعود کی طرح عدیم النظیر نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ اپنے کمالاتِ استعدادیہ کے لحاظ سے ایک ہی قسم کے پھل کی شکل میں دکھانے کی وجہ سے ایک دوسرے سے مشابہ اور ایک دوسرے کی نظیر قرار پا چکے۔ لیکن چوتھے پھل مصلح موعود کا اس جہان کے پھلوں میں سے کسی پھل کے مشابہ نہ ہونا اسے اپنے اہل زمانہ میں سے اپنے کمالات و شان میں عدیم النظیر قرار دے رہا ہے۔

عجیب بات ہے۔ ڈاکٹر صاحب ان تین لڑکوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آم کے پھلوں کی شکل میں دکھائے گئے حضور کا جسمانی فرزند تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن چوتھے پھل کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ان چار پھلوں میں سے ہی ایک پھل ہے اور عدیم النظیر اور ممتاز فرد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسمانی فرزند قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

جناب ڈاکٹر صاحب اگر اللہ تعالے کو اس کشف میں اس امر کی طرف بھی اشارہ کرنا مدنظر نہ ہوتا۔ کہ یہ چاروں لڑکے حضور کے جسمانی فرزند بھی ہونگے۔ تو پھر کیوں یہ پھل صرف چار ہی دکھائے جاتے۔ کیا مقدس جماعت کا ہر مقدس فرد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی فرزند نہیں۔ اگر ہے اور ڈاکٹر صاحب اس سے انکار نہیں کر سکتے تو پھر اگر مصلح موعود کا محض رُوحانی فرزندی کا تعلق ہی اس کشف میں ظاہر کرنا مطلوب ہوتا۔ تو اللہ تعالے آپ کو ایک پاک اور نیک سیرت اہلیہ کے ساتھ ہزاروں لاکھوں روحانی فرزند پھلوں کی شکل میں دکھاتا۔ اور مصلح موعود کو ان میں سے ممتاز حیثیت میں پیش کرتا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام رُوحانی فرزندوں کو چھوڑ کر جن کا اس نیک سیرت اہلیہ سے روحانی رشتہ ہے۔ محض چار کا انتخاب کرنا صاف اس امر کی طرف مشیر ہے کہ یہاں اللہ تعالے کو ان لڑکوں کا دکھانا مطلوب ہے۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رُوحانی فرزندی کا رشتہ رکھنے کے علاوہ جسمانی فرزندی کا رشتہ بھی رکھتے ہونگے۔

پس ڈاکٹر صاحب کا چار پھلوں میں سے تین پھلوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جسمانی رشتہ تسلیم کر لینا۔ اور چوتھے پھل کے لئے جسمانی فرزندی کے رشتہ سے انکار کر دینا محض ترجیح بلا مرجح ہے۔ اس چوتھے پھل کو اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہ دکھایا جانا محض اس لڑکے کے کمالاتِ استعدادیہ اور علوشان۔ اور کمالاتِ روحانیہ میں اپنے زمانہ کے تمام اہلِ جہان سے عدیم النظیر اور بے مثال فرد ہونے پر دال ہے۔ وبس۔

پس دُوسرا استدلال ان چار لڑکوں کے چار پھلوں کی صورت میں نکاح والی بشارت کے ساتھ ہی دکھانے میں یہ ہے۔ کہ اللہ تعالے ان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جسمانی فرزندی کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشتہ ظاہر کرنے کے علاوہ ان کی رُوحانی اور معنوی ولادت کی طرف اشارہ کرنا چاہتا تھا۔ یعنی جس طرح پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ کے نکاح سے مراد ظاہری نکاح نہیں بلکہ معنوی نکاح مراد ہے۔ ویسے ہی اس معنوی نکاح کے ساتھ چار پھلوں کا دکھایا جانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے چار بیٹوں کے رُوحانی تقدس پر بھی دال ہے۔

اسی حقیقت کو صوفیاء کی اپنی اصطلاح معنوی ولادت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسی معنوی ولادت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مولانا روم مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

ہمچو مریم جاں زآسیب حبیب
حاملہ شد از مسیح دلفریب
پس ز جانِ جاں چو حامل گشت جاں
از چنیں جانے شود حامل جہاں

یعنی جب انسان کی جان پاک دامنی میں مریم صفت ہو جائے تو رُوح القدس سے حاملہ ہو کر وُہ مسیح پیدا کرتی ہے پھر اس مسیح سے ایک جہان حاملہ ہوتا ہے۔

اس قسم کی ولادت کو صوفیاء معنوی ولادت کہتے ہیں۔ یا اُسے دُوسرے لفظوں میں رُوحانی ولادت کہا جا سکتا ہے۔ پس پارسا طبع اہلیہ کی بشارت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو چار لڑکوں کی پیدائش کی پھلوں کے دینے کی صورت میں خبر دینا ان لڑکوں کی اس رُوحانی ولادت یعنی تقدس کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اور گویا یہ کشف ان لوگوں کے لئے مشعل ہدایت ہے۔ جو حضور علیہ السلام کی پاک ذریت پر ناپاک حملے کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ دے آمین

خاکسار:۔ قاضی محمد نذیر لائل پوری از قادیان

مسلمانوں کا مزعومہ مہدی

گنبدِ خضرا کے مجاور "عبد اللہ" کا آخری "پروانہ خداوندی"

اللہ تعالیٰ نے اس فیج اعوج کے زمانہ میں اقوام عالم کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو مبعوث فرمایا۔ اور حضور نے حسب منشائے ربانی جن اقوال وعقائد اور اعمال میں اصلاح کی ضرورت تھی فرمائی۔ اور ایک کثیر حصہ سعید افراد کا جو مختلف مذاہب اور اقوام پر مشتمل ہے بنتیجہ اصلاح پیدا ہوا۔

کہا جاتا تھا کہ مسیح ناصری فلک چہارم سے نازل ہو۔ اور پھر دمشق کے سفید منارہ پر۔ مہدی آخر الزمان ملک یمن میں پیدا ہو یا فارس میں سے اس کا خروج ہو۔ تلوار اٹھائے اور خونریزی کرے۔ ان کے علاوہ اور بہت سے امور ہیں۔ جو ان منتظرین نے قائم کر رکھے ہیں۔ کہ ضرور اس قسم کا مہدی ہونا چاہیئے۔ جن نزول ہمارے آقا اروا حنالہ الفداء کا شمن منقہ شہود پر آیا۔ مہدی منتظر کی تعیین پر زور دینا ضروری سمجھا گیا۔ کہ مرزا صاحب کے دعوے کو کاٹنے کے لئے تعیین وقت ہی ایک ایسی شے ہے۔ جو منتظرین کو تحریک احمدیت سے بچا سکتی ہے۔ چنانچہ یہ قرار پایا۔ کہ گنبدِ خضرا کے خادم عبد اللہ کی طرف سے عالم اسلام کو آگاہ کیا جائے۔ کہ مہدی علیہ السلام فلاں سال تشریف لائینگے عیسےٰ علیہ السلام فلاں مقام پر نازل ہونگے یہ بات ابھی تک متحقق نہیں کہ واقعی گنبدِ خضرا کے خادم عبد اللہ ہیں یا اور کوئی شخص۔ اور اس تحقیق کی ضرورت اس لئے نہیں سمجھی گئی۔ کہ پردہ دری ہونے پر یہ کھیل جو بنایا ہے بگڑ جائے گا۔

لیکن دراصل یہ سب کچھ محض احمدیت کی مخالفت میں کیا گیا۔ جو اصلیت اور حقیقت سے کوسوں دُور ہے۔ اگر فی الواقع "پروانہ خداوندی" منشائے رسالتمآب کے مطابق شائع ہوتا تو ان لوگوں کو ہر سال ترکات مذبوحہ کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ یہ لوگ حضرت شہنشاہ دو عالم کی ذات والا صفات کی طرف ایسی باتیں منسوب کر رہے ہیں۔ جو حضور نے قطعاً بیان نہیں فرمائیں۔ اور یہ ان کا اپنا اختراع اور افتراء ہے۔ کتنا ظلم ہے کہ اس بات کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ سرکار مدینہ وعدہ کریں۔ کہ ہم ۱۳۴۰ھ میں مہدی آخر الزمان کو بھیج دیں گے۔ اور پھر مہدی نہ آتے۔ حتیٰ کہ ۱۳۵۰ھ آ جائے کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس وعدہ کے دس سال بعد پھر حضور بشارت دیں کہ اب ۱۳۵۵ھ میں مہدی آئیں گے۔

یہ سب باتیں ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ حضرت مختار دو عالم کی سرکار سے یہ باتیں نہیں آئیں۔ اور نہ حضور نے کبھی "عبد اللہ" سے فرمائیں۔ بلکہ ان لوگوں نے خود گھڑ لی ہیں۔ سب سے پہلی حرکت یہ کی گئی۔ کہ "کُنت کنزاً" کو بدل کر "کُنت کنص" بنا دیا۔ یعنی اپنی طرف سے یکدم ہزار سال کا فرق ڈال کر ایک ایسے جھمیلے میں پڑ گئے۔ کہ سنبھلنا مشکل ہو گیا۔

اس غلطی سے جو انہیں پشیمانی ہوئی اس سے قطع نظر کرتے ہوئے یہ قرار پایا۔ کہ اب نیا پروانہ جاری کیا جائے۔ چنانچہ خادمِ گنبد خضرا کی طرف سے ایک پروانہ بلاد اسلامیہ میں شائع کیا گیا اس میں ۱۳۴۰ھ بتایا گیا۔ کہ اس سن میں حضرت امام ضرور تشریف فرما ہوں گے لیکن جب ۱۳۴۰ھ بھی گزر گیا۔ تو ایک چھوٹے سائز کا رنگ آسمانی اشتہار بنام پروانہ خداوندی شائع کیا گیا۔ جس میں ۱۳۶۰ھ مقرر کیا گیا۔ کہ اب کے حضرت امام مہدی ضرور تشریف لائیں گے۔ اور اگر اس مرتبہ بھی نہ آئے۔ تو میں عبد اللہ جو کہ مزارِ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم ہوں جھوٹا ثابت ہوں گا۔

یہ اشتہارات میرے پاس موجود ہیں اور بزبانِ حال کہہ رہے ہیں۔ کہ ہمارے اندر رتی بھر صداقت نہیں۔ وُہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق آ چکا۔ اب ان پروانجات اور اشتہارات سے نہ کوئی مہدی آ سکتا ہے۔ اور نہ آنے ہوئے کی آمد کو بے وقت ثابت کیا جا سکتا ہے۔ یہ طفل تسلیاں اگر قابلِ قبول ہیں تو صرف اس طبقہ کے لئے جو سنت نبوی قرآن وحدیث سے نابلد ہے یہ قصور ان کا اپنا ہے۔ وقت ان کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔ آسمان منادی کر رہا ہے کہ ؎

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آخری پروانہ جس میں ۱۳۶۰ھ کی تعیین کی گئی ہے اس کا وقت بھی دُور نہیں۔ ۱۳۵۹ھ کے چھ مہینے باقی ہیں۔ اگر یہ تعیین صحیح ہو۔ تو بعثت کے آثار ابھی سے ظاہر ہونے چاہئیں۔ لیکن نظر کچھ نہیں آتا۔

خاکسار:۔ راجہ محمد نواز خان انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز گوجر خاں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ خطبات کا جلد سے جلد مطالعہ کرنے کے لئے
الفضل کا خطبہ نمبر اڑھائی روپیہ سالانہ میں خرید فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں تبلیغ احمدیت کے متعلق

ایک امریکن نو مسلم کے تاثرات

امریکہ کے ایک نو مسلم ابوالکلام صاحب نے صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ امریکہ کے ایک تبلیغی دورہ کے متعلق ایک مضمون لکھ کر بھیجا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ ریاستہائے متحدہ (امریکہ) کی طرف تبلیغی دورہ کے لئے جاتے ہوئے احمدیہ دار التبلیغ کلیولینڈ کے معائنہ کے لئے تشریف لائے اور ایک مؤثر لیکچر دیا۔ جس میں اللہ تعالےٰ کے دین کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کی تلقین کی۔ اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ کے دین کے لئے استقامت کے ساتھ جب انسان پوری کوشش کرتا ہے۔ تو پھر خوارق عادت نصرت الٰہی آتی ہے۔ صوفی صاحب کے اس لیکچر نے ہماری ترقی کے لئے ایک نئی روحانی دنیا کا دروازہ کھول دیا۔ انہوں نے کہا۔ جب انسان اپنی تمام طاقت۔ تمام مال خرچ کرنے کے بعد بھی یہ خواہش رکھتا ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے اور قربانیاں کروں۔ اور اپنی کامیابی کی امید صرف خدا کے رحم پر رکھتا ہے۔ تو یہ جذبہ دوہرا اثر پیدا کرتا ہے۔ ایک تو انسان کے اندر تواضع اور انکسار پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ جو کچھ ہوا خدا کے فضل سے ہوا۔ دوسری طرف اللہ تعالےٰ ایسے بندے کو روحانی فیوض اور برکات سے متمتع کرتا ہے۔ اور اس کو ایک پر زور جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچتا ہے۔

صوفی صاحب نے فرمایا۔ یاد رکھو کہ انسان کے مونہہ کی باتیں اور ریاکارانہ اعمال کسی حساب میں نہیں۔ اور نہ ہی خدا کے نزدیک وہ کچھ وزن رکھتے ہیں۔ بلکہ خلوص نیت اور دل کی گہرائیوں سے محبت کے جذبہ سے پر ہو کر نکلے ہوئے اعمال اور الفاظ خدا کے نزدیک مقبول ہوتے ہیں۔ پھر یاد رکھو کہ تمہارے دل میں یہ خیال نہ آئے۔ کہ ہم نیک کام کر کے خدا پر کوئی احسان کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کا تم پر احسان ہے۔ کہ تمہیں سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق دی۔ اور ایمان جیسی نعمت بخشی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے دین کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے۔ اور وہ اس کی تائید و نصرت لوگوں پر ظاہر فرماتا رہتا ہے۔

پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں وضاحت سے بیان فرمائیں جو کہ بالکل مخالف حالات میں شائع کی گئی تھیں۔ اور ان کے مطابق سلسلہ کی شان و شوکت کے بڑھنے کی تاریخ مختصر طور پر بیان فرمائی۔

آپ نے فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ تائید الٰہی دیکھو۔ جب آپ سریر خلافت پر متمکن ہوئے۔ تو وہ لوگ جو اراکین اور سرگروہ تھے وہ آپ کے خلاف کھڑے ہو گئے۔ لیکن آپ نے محض خدا کی تائید اور نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے اور خدا تعالےٰ کے ان وعدوں پر یقین اور ایمان رکھتے ہوئے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر کئے تھے۔ دین کی نصرت کے لئے احمدیت کا جھنڈا مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق ترقی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے لوگوں کے واہمہ اور خیال سے بھی آگے بڑھ گئے۔ اور دنیا کے ہر حصہ میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ دیا۔ ان فتنوں کی موجوں کے درمیان یہ کام کرنا دنیا کے فتح کرنے سے کمتر نہ تھا۔ پس ان تائیدی نشانات کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ خدا کا دین بندوں کی مدد کا محتاج ہے۔ پس یاد رکھو خدا اپنے سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اور یہ ثابت کر دے گا۔ کہ وہ اپنے دین کا خود محافظ اور مددگار ہے۔ اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے ہمیں نیکی کرنے اور صالح لوگوں میں شامل ہونے کی توفیق دی۔

ان غیر موافق حالات میں بھی ہمارے جھنڈے کا لہراتے رہنا ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ اور پھر ایک ایسا عظیم الشان مقصد (یعنی صداقت کو دنیا میں قائم کرنا) یہ جھنڈا ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ جس کے حصول کے لئے ہم ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ فی الحقیقت یہ ایک ایسا جھنڈا ہے۔ جس کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور یہی ایک ایسا جھنڈا ہے۔ جس کے ماتحت رہنے میں ساری قومیں فخر محسوس کر سکتی ہیں۔

دوران تقریر میں صوفی صاحب نے احمدیت کے جھنڈے کے ساتھ اپنا وفادارانہ تعلق رکھنے کا ہم سے عہد لیا۔ تمام جماعت نے ہاتھ کھڑے کئے۔ اور قسمیں کھا کر دلی خلوص سے وعدہ کیا کہ ہم احمدیت کے جھنڈے کو سب دیگر جھنڈوں سے بلند تر رکھیں گے۔ تمام اقوام کو ایک جھنڈے تلے لانے کی یہ روحانی تعلیم۔ اسلامی عالمگیر اخوت کی تصدیق کرتی ہے۔ جو امیر و غریب اور چھوٹے بڑے سب کے لئے یکساں ہے۔

اس خطبہ کے ذریعہ ہمارے پیارے مبلغ نے اسلام کے ساتھ ہمارا ایک تازہ تعلق پیدا کر دیا۔ اور مومنوں میں اللہ تعالےٰ کی راہ میں اس کام کے کرنے کے لئے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سپرد کیا ہے۔ ایک نیا تازہ روح بھر دی۔

خطبہ کے بعد دعا کی گئی وہ ایک پر کیف منظر پیش کر رہی تھی۔ تمام دوستوں پر خضوع و خشوع کی حالت طاری تھی۔ خدا تعالےٰ کے ہزاروں برکات ہمارے پیارے امام پر ہوں۔ جس نے ہمیں سیدھا راستہ دکھانے کے لئے اپنا مبلغ بھیجا۔ کلیولینڈ کے مسلمانوں نے صوفی صاحب کے اعزاز میں ایک۔ اور دعوت دی۔ اس موقعہ پر بھی صوفی صاحب نے دعا کی۔ اور احمدیہ جماعت کی امریکہ اور دیگر ممالک میں تبلیغی کوششوں کا مفصل ذکر فرمایا۔ جس میں زیادہ تر خلافت جوبلی کا ذکر تھا جو مرکز میں منائی گئی۔ یہ ایک ایسا روح پرور انداز بیان تھا کہ ہم نے محسوس کیا کہ گویا ہم خلافت جوبلی کے اجتماع میں بیٹھے ہیں۔

گذشتہ پچاس سالہ عرصہ کا جو جماعت احمدیہ کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اور جس میں طوفان مخالفت اور طرح طرح کے ابتلا جماعت پر آئے ان کا مفصل ذکر کیا۔ اور بتایا کہ ان شدائد و مصائب کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دنیاوی طور پر کوئی مدد اور سہارا موجود نہ تھا۔ بلکہ صرف وہ مواعید اور بشارتیں تھیں جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو ملیں اور آپ کامل یقین اور اللہ تعالےٰ پر پختہ ایمان کے ساتھ اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں مصروف رہے۔ اور ایک نئی روحانی دنیا بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

خلافت ثانیہ کے اب اس پچیس سالہ دور کی ترقی بھی خدا تعالےٰ کا نشان ہے۔ تاہم یاد رکھو۔ کہ ابھی ہمارا مقصد اور ہمارے فرائض کی ادائیگی پورے طور پر تکمیل کو نہیں پہنچی۔ اس کے لئے ہمیں اسی جذبہ اور جوش کے ساتھ کام کرنا چاہیئے جس جذبہ کی مثال ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے پیش فرمائی۔

اس کے بعد جناب صوفی صاحب نے فرمایا کہ ہم سب افراد جماعت حضرت امیر المومنین کی خدمت میں درخواست کریں۔ اور اسی سال ہی ایک مزید مبلغ کے امریکہ بھیجے جانے کے لئے درخواست کریں۔ جناب صوفی صاحب نے ایک ٹریکٹ "قبر مسیح" شائع کیا ہے۔ اسے تقسیم کرنے کیلئے ہم سب نے وعدے لئے۔ ٹریکٹ

امریکن آئی لوشن
آپ اپنے اور اپنے بچوں کی دکھتی اور درد کرتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہایت صفائی اور سائنٹیفک طریق سے طیار کرتا ہے۔ ایجنٹس برائے قادیان:۔ شفاء میڈیکو متصل پوسٹ آفس واحمدیہ چوک ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مالابار

عرصہ زیر رپورٹ میں ماہانہ رسالہ کے تحریر کرنے کے لئے مضامین لکھے گئے۔ بہت سے دوستوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ایک قریب کے گاؤں میں ایک دوست نے مدعو کیا۔ وہاں سوال وجواب کے رنگ میں تبلیغ کا موقعہ ملا۔ یوم التبلیغ کے لئے ۱۳۔ جولائی کو کالی کٹ کے لئے روانہ ہوا۔ وفود کی ترتیب دہی اور ملیالم زبان میں ٹریکٹ فراہم کرنے کے باوجود ۱۴ جولائی کو بہت تیز بارشیں ہونے کی وجہ سے پوری شان سے یوم التبلیغ نہ منایا جا سکا۔ خاکسار عبداللہ مالاباری

لائل پور

عرصہ زیر رپورٹ میں گوجھوال۔ لائلپور اور ننکانہ صاحب کا دورہ کیا۔ دو لیکچر دیئے۔ لائلپور میں انفرادی تبلیغ کے علاوہ جماعت کے اتحاد اور تنظیم کو مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ ننکانہ صاحب کے دربار صاحب میں گئے۔ وہاں کے سرکردہ گیانی اور گرنتھی صاحبان سے تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ دوران گفتگو میں گورو گوبند سنگھ صاحب کے بچوں کے قتل کے متعلق بھی گفتگو ہوئی۔ تمام سکھ معززین نے ہمارے خیالات کو نہایت توجہ سے سنا۔ جماعت احمدیہ ننکانہ میں اتحاد اور یکجہتی اور محبت کی تلقین کی گئی۔ خاکسار گیانی واحد حسین

سندھ

ماہ جون ۱۹۴۰ء میں گیارہ لیکچر دیئے ۹ مقامات کا دورہ کیا۔ اور ۹۸ میل کا سفر کرنا پڑا۔ علاوہ تقاریر کے بذریعہ ملاقات ۴۰ احباب تک پیغام حق پہنچایا۔ تربیت کے لئے قرآن مجید کا درس باقاعدہ جاری رہا۔ خاکسار غلام احمد فرخ

بھدرواہ (جموں)

آج کل اہل پیغام اور غیر احمدی مولوی صاحبان کی طرف سے بہت مخالفت ہو رہی ہے۔ اور قریباً روزانہ سوال وجواب ہوتے رہتے ہیں۔ نومبایعین خدا کے فضل سے تبلیغ میں سرگرمی سے کام لے رہے ہیں۔ خاکسار محمد حسین (ناظم نشر و اشاعت)

لازمی چندہ (چندہ عام وحصہ آمد) کی فرضیت

احباب کو معلوم ہے۔ کہ چندہ عام (جس میں حصہ آمد بھی شامل ہے) ایک لازمی اور مستقل چندہ ہے۔ اور مالی قربانیوں میں سب سے اہم اور مقدم ہے۔ اسکی باقاعدگی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قدر تاکید فرمائی ہے۔ کہ

"جو شخص تین ماہ تک چندہ نہ دے گا۔ اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا مطالبہ جماعت سے کرتے وقت ارشاد فرمایا۔

"ہر وہ شخص جس کے ذمہ (لازمی) چندوں میں سے کوئی بقایا ہے۔ یا ہر وہ جماعت جسکے چندوں میں بقائے ہوں۔ وہ فوراً اپنے بقائے پورے کرے۔ اور آئندہ کے لئے چندوں میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں۔ جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے (لازمی) چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں گی۔ میں سمجھوں گا۔ کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔" پھر فرمایا کہ "تحریک جدید میں صرف ان ہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے (لازمی چندوں کے) بقائے ادا کر دیں گے۔ اور مستقل چندے بھی پوری شرح سے دیں گے۔"

اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا جماعت حضور کی ہدایات مندرجہ بالا کے مطابق پوری تعمیل کر رہی ہے۔ یا نہیں۔ اگر کوئی دوست ایسے ہوں جو لازمی چندوں کو چھوڑ کر یا کم کر کے طوعی تحریکات میں حصہ لے رہے ہوں تو ان کی توجہ حضور کے ارشادات کی طرف منعطف کراتے ہوئے التماس ہے۔ کہ وہ فوراً اپنے اپنے بقائے اور چندہ سال حال پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ ناظر بیت المال۔

تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے والے مخلصین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"ہزارہا آدمی ہماری جماعت میں ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو بسا اوقات چندہ کے لئے فاقہ برداشت کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات اپنی بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ بھیجتے ہیں۔ اور اس تنگی کے باوجود اپنے دل میں بشاشت پاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ خدا کا قرض اس لئے ہے۔ کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ درحقیقت یہی لوگ ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی ہے۔"

ذیل میں ان احباب کے خطوط کا خلاصہ دیا جاتا ہے۔ جنہوں نے باوجود اس تنگی اور مالی مشکلات کے تحریک جدید کے چندے کو جو انہوں نے اپنی خوشی اور آزادی مرضی سے اپنے مقدس امام کے حضور پیش کیا۔ اور پھر اپنی خوشی سے باوجود تنگی کے ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

(۱) قریشی عطاء اللہ صاحب قادیان لکھتے ہیں۔ تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے کی خواہش اور دلی تڑپ میری شروع تحریک سے ہی رہی۔ مگر بیکاری کے سبب پہلے دور میں حصہ نہ لے سکا۔ دوسرے دور کے پہلے سال میں اللہ تعالیٰ نے چند روز کے لئے ایک کام دیا۔ اس میں سے خاکسار نے پانچ روپیہ حضور کے پیش کئے۔ اور چند روز کے بعد وہ کام بوجہ عارضی ہونے کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ پھر دل میں یہ تڑپ رہی۔ کہ کسی جگہ مستقل یا عارضی کام ملے۔ تو میں اس میں شامل رہوں۔ مگر اب تک بے کار ہوں۔ جن ایام میں میں نے عارضی کام کیا۔ ان کی آمد سے چوتھے سال کا چندہ ادا کر دیا تھا۔ اور کچھ میں نے اس غرض سے رکھ چھوڑی تھی کہ اگر کہیں کام بنا۔ تو اس وقت کام آئیگی۔ مگر میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ اس ساری رقم کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے کر تحریک جدید کے پانچ سال کا چندہ ادا کر دوں۔ چنانچہ ۹/۳/۲۵ کی رقم پانچ سال کے چندہ کی خاکسار داخل کرتا ہے۔ اس طرح چھ سال کا چندہ ادا ہو گیا۔ الحمدللہ

(۲) محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبدالمومن صاحب رضوی مبئی سے لکھتی ہیں جب سے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔ اور میرے شوہر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار والی فوج میں شامل ہونے کا راستہ بتایا اس وقت سے ہی میرے دل میں یہ خواہش رہی۔ کہ میں بھی اس فوج میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کروں۔ بعض مجبوریاں میری راہ میں روک بنی رہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے موقعہ دیا۔ میں اب بذریعہ اپنے شوہر چھ سال کی رقم منی آرڈر کر کے فنانشل سکرٹری تحریک جدید کے نام بھیج رہی ہوں۔ چونکہ موت اور زندگی مالک حقیقی کے ہاتھ میں ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ اس راہ میں ادھوری رہ جاؤں اس لئے میں نے آئندہ چار سال کی رقم بھی شامل کر دی ہے۔ تا کہ حضور کے ارشاد کے مطابق دس سال کا چندہ تحریک جدید ادا ہو جائے حضور کی خدمت بابرکت میں اپنے لئے اور اپنے شوہر صاحب کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

(۳) جناب محمد نسیم صاحب بیرسٹرایٹ لاء الہ آباد لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور احسان ہے۔ کہ آج میں نے تحریک جدید سال ششم کا وعدہ مبلغ ۸۵/۰ کا اپنے سکرٹری مال کو ادا کر دیا۔

(۴) عبدالکریم صاحب محمود آباد ضلع جہلم سے لکھتے ہیں۔ میرا وعدہ اگست میں ادا کرنے کا تھا۔ میری بیوی تین سال سے بیمار ہے اور میں نے قرضہ بھی لیا ہوا ہے۔ جو تنخواہ سے ادا ہو رہا ہے۔ اس لئے مجھے تنخواہ بہت تھوڑی ملتی ہے۔ باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے میں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر کہ وعدہ کرنے والے ۱۱ اگست تک جو تحریک جدید کے بڑے جلسے کی تاریخ ہے ادا کر دیں۔ میں نے اپنا سال ششم کا وعدہ ۳۵/۰ روپیہ کا پورا کر دیا۔ ۱۱ اگست کی تاریخ میں چند دن رہ گئے ہیں۔ احباب اور کارکن صاحبان توجہ کر کے اپنے وعدے پورے کریں۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پونا ۲۸ جولائی۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے اختتام پر مولانا آزاد صدر کانگرس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ موجودہ ڈیڈلاک زیادہ عرصہ تک اب قائم نہیں رہ سکتا۔ اور کانگرس عنقریب کوئی اہم فیصلہ کرے گی۔ اب ہم فیصلہ کن قدم اٹھانے والے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ حکومت برطانیہ نے رومانیہ کی بعض مخالفانہ کارروائیوں کی وجہ سے بحیرہ روم میں اس کے تین جہاز روک لئے تھے۔ اس کے انتقام کے طور پر رومانوی حکومت نے دریائے ڈینیوب میں برطانوی جہاز پکڑ لئے۔ اور ان میں جو مال تھا وہ ضبط کر لیا۔

شنگھائی ۲۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان میں نو برطانوی باشندوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور ریوٹر کے ایک نامہ نگار کو نظر بند۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ برطانوی حکام نے ہانگ کانگ کے برطانوی علاقہ میں غیر ملکی جہازوں کی آمد و رفت عارضی طور پر بند کر دی ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ یہاں سے سولہ میل کے فاصلہ پر واقعہ ایک جزیرہ پر جاپانی قابض ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ نو ماہ میں جرمنی میں شب و روز آب دوز تیار ہو رہے ہیں۔ یہ خاص قسم کے آب دوز ہیں۔ جن میں ۱۲ آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ خیال ہے کہ برطانیہ پر حملہ کے لئے ہوائی جہازوں کے ساتھ ان سے کام لیا جائے گا۔ ایسے آب دوزوں کی تعداد کا کسی کو علم نہیں مگر فیکٹریاں نہایت سرعت کے ساتھ تیار کر رہی ہیں۔

واشنگٹن ۲۸ جولائی کہا جاتا ہے کہ برطانیہ میں امریکن سفیر اپنے عہدہ سے مستعفی ہونا چاہتا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ مجھے یہ کام پسند نہیں۔

بمبئی ۲۸ جولائی۔ گاندھی جی نے اپنے اخبار ہریجن میں لکھا ہے کہ وہ لوگ جو سچے دل سے عدم تشدد کے حامی ہیں۔ اگر کانگرس میں اقلیت میں ہوں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ کانگرس سے علیحدہ ہو جائیں۔ ورنہ کانگرس میں اندرونی جھگڑے بڑھ جائیں گے۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ ۲۲ جولائی کو ۲۰ سال کی عمر کے ۳۴۰۸۰۰ نوجوانوں نے نیشنل سروس ایکٹ کے ماتحت اپنے نام رجسٹر کرائے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ نازی حکام نے ہالینڈ کے لوگوں کو اون سے سامان تیار کرنے اور اسے فروخت کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

فرانسیسی گورنمنٹ کے حکم کے مطابق فرانس کے بنکوں میں برطانوی لوگوں کا جو روپیہ تھا۔ اس کی ادائیگی روک لی گئی ہے۔ برطانوی حکومت نے بھی فرانسیسیوں کا وہ روپیہ روک لیا تھا۔ جو برطانوی بنکوں میں تھا۔

اوٹاوہ ۲۸ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اہل کنیڈا نے امریکہ وغیرہ میں تفریحی سفر بند کر دیئے ہیں۔ اور اس سے جو بچت ہو گی۔ وہ وار فنڈ میں دی جائے گی۔ اندازہ ہے۔ کہ اس طرح ۷۵ لاکھ ڈالر سالانہ کی بچت ہو گی۔

پونہ ۲۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کا آئندہ سالانہ اجلاس تامل نیڈو میں ہو گا۔ پنجاب کانگرس کے ذمہ وار ارکان اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے آمادہ نظر نہیں آتے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں اختلافات بہت زیادہ ہیں۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ بحری وزارت نے حکم دیا ہے۔ کہ بحری سفر کے دوران میں کسی کو کوئی فوٹو وغیرہ لینے کی اجازت نہیں۔ تمام کیمرے سفر کے وقت جہاز کے کپتان کے پاس جمع رہنے چاہئیں۔

انگلستان کے مشرقی ساحل کے ڈیفنس رقبہ میں کرفیو آرڈر کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ غروب آفتاب کے ایک گھنٹہ بعد سے طلوع سے ایک گھنٹہ پہلے تک کوئی شخص گھر سے باہر نہیں نکل سکتا۔ ساحلی سیر گاہوں میں جانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ نازی حکام نے فرانس کے مقبوضہ علاقوں سے ہزاروں قیدی غیر مقبوضہ فرانس میں بھیج دیئے ہیں۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ وہ انہیں خوراک مہیا نہیں کر سکتے

آج مسٹر سیلکم میکڈانلڈ نے اعلان کیا۔ کہ چونکہ جرمن طیاروں نے تاحال لنڈن پر حملہ نہیں کیا۔ اس لئے ہم نے بھی برلن پر نہیں کیا۔ جس دن لنڈن پر حملہ کی کوشش کی گئی۔ اسی دن برلن کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔

بمبئی ۲۹ جولائی۔ حکومت ہند کے سپلائی کے انچارج ممبر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب آج یہاں پہنچے۔ اور لڑائی کا سامان تیار کرنے والے ڈپو کا معائنہ فرمایا۔ آپ آج شام کو پونا جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۹ جولائی۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج انگلستان کے ساحلی علاقہ کے آس پاس دشمن کے آٹھ بمبار اور سات لڑنے والے جہاز گرائے گئے۔ برطانیہ کے بھی بہت سے ہوائی جہازوں کو نقصان پہنچا۔ مگر ان میں سے نیچے صرف ایک گرایا جا سکا۔ جرمنوں نے آج بہت زور شور سے برطانیہ پر حملہ کیا۔ پورا حال ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔ آٹھ آٹھ کے پرے باندھے ۵۴ گروپ حملہ آور ہوئے۔ جرمن اب یہ چال چل رہے ہیں۔ کہ حملہ کے لئے اب ایسے ہوائی جہاز بھیجتے ہیں۔ جنہیں صرف ایک ہوا باز چلاتا ہے۔ مگر ان کی یہ چال بھی کامیاب نہیں ہو سکی۔

لنڈن ۲۹ جولائی۔ موسیو دلادیہ کی وزارت کے ایک وزیر موسیو منیڈل پر پیٹان گورنمنٹ بالخصوص خفا ہے۔ اس پر ایک الزام یہ لگایا ہے۔ کہ جرمنی سے صلح کے بعد اس نے مراکو میں حکومت برطانیہ سے ناجائز طور پر نوشت و خواند کی۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں کو اس کا کوئی علم نہیں۔ موسیو مینڈل یہودی ہیں۔

جاپان کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ٹوکیو کے ریوٹر کے نامہ نگار کو اس وجہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ کہ اس پر جاسوسی کا شبہ تھا۔

جرمنی نے سوئٹزرلینڈ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ تیل۔ اناج اور کھانے پینے کی اشیاء کے ذخائر اس کے حوالے کر دے۔ یہ نوٹ دراصل ایک الٹی میٹم کی حیثیت رکھتا ہے سوئٹزرلینڈ کے سونے پر بھی جرمنی کی نظر ہے۔

شملہ ۲۹ جولائی۔ حکومت برطانیہ نے کپاس اور سن سے بنے ہوئے تیس لاکھ گز کپڑے کا آرڈر ہندوستان کو دیا ہے۔ مصر اور سوڈان سے کپاس منگوانے پر جو پابندیاں پہلے لگائی گئی تھیں۔ وہ اب دور کر دی گئی ہیں۔

لنڈن ۲۹ جولائی۔ ایسٹ انڈیز کی ڈچ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تیل۔ ربڑ اور کونین کی برآمد پر پانچ فیصدی محصول بڑھا دیا جائے۔

شملہ ۲۹ جولائی حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ اب کینیڈا اور نیو فاؤنڈ لینڈ سے دوائیاں اور موٹروں کے سوا سب چیزیں منگائی جا سکتی ہیں۔

پونہ ۲۹ جولائی کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مولانا ابوالکلام آزاد کو اختیار دیا ہے۔ کہ کانگرس کے آئندہ اجلاس کے انعقاد کے لئے جو جگہ مناسب سمجھیں مقرر کر دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۲۹ر جولائی - ملکی دفاع کے لئے لاہور کی طرف سے حکومت کو چار ہوائی جہاز دینے کی تجویز ہے - اور اس کے لئے کل سے چھ لاکھ روپیہ اکٹھا کرنے کا کام شروع ہوگیا ہے - اس تحریک کے متعلق اشتہارات پانچ ہوائی جہازوں کے ذریعہ شہر پر پھینکے جائیں گے -

ٹوکیو ۲۹ر جولائی حکومت جاپان نے جو نو برطانوی گرفتار کر لئے ہیں - ان کے متعلق آج برطانوی سفیر نے جاپان کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی - نتیجہ کا ابھی علم نہیں ہوسکا - رویٹر کے نمائندہ کو بھی گرفتار کیا گیا تھا - کوتوالی کی دوسری منزل پر اس کا بیان لیا جارہا تھا - کہ اس نے نیچے چھلانگ لگا دی - اور ضربات کی وجہ سے مرگیا -

لنڈن ۲۹ر جولائی آج انگلستان کے جنوب مشرقی کنارے پر سخت ہوائی لڑائی ہوئی جس میں دونو ملکوں کے بہت سے ہوائی جہازوں نے حصہ لیا - جرمنی کا ایک بم برسانے والا جہاز گرالیا گیا - اور کئی ایک کو نقصان پونچایا گیا - گذشتہ شب دشمن کے بعض ہوائی جہازوں نے ساحلی علاقہ کو پار کر کے بعض شہروں پر بم برسائے تھے - جس سے بعض مکانات کو نقصان پونچا - جانی نقصان بہت کم ہوا - کل کی لڑائی میں دشمن کے نو جہاز گرالئے گئے تھے - برطانیہ کو صرف دو کا نقصان ہوا -

برطانیہ میں ملکی بچاؤ کے لئے ایک چھوٹی سی ہتھیار بند کار ایجاد کی گئی ہے جو نہایت سبک رفتار ہے اور ہر قسم کی زمین پر بآسانی دوڑ سکتی ہے - اس کا نام آئرن سائڈ رکھا گیا ہے -

امریکہ کے اخبار نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے - کہ اگر یورپ میں نازیت کو ختم کر دیا جائے - تو پھر امریکہ کو بالکل کوئی فوجی خطرہ نہیں - ہوانا کی پان امریکن کانفرنس کا فیصلہ ڈکٹیٹر ممالک کے لئے ایک چیلنج ہے -

پونا ۲۹ر جولائی آج یہاں طالب علموں کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر راج گوپال اچاریہ نے کہا - کہ گو اسوقت برطانیہ کو غیر معمولی حالات درپیش ہیں - مگر وہاں اب بھی انسانی آزادی کی عزت کی جاتی ہے - لیکن ڈکٹیٹروں کے ملکوں میں انسانیت کو ابھرنے کا موقعہ نہیں دیا جاتا - اور اس قسم کی تہذیب کبھی پھل پھول نہیں سکتی یہ ڈکٹیٹروں کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی -

قاہرہ ۲۹ر جولائی ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ تین اور اطالوی ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے - انگریزی ہوائی جہازوں نے دیکھ بھال کے لئے پرواز کی ان کے مقابلہ پر آنے والے اطالوی جہازوں میں سے ایک گرالیا گیا - لیبیا اور مصر کی سرحد پر خشکی پر انگریزی اور اطالوی فوجوں میں تصادم ہوا - بعض برطانوی دستے لاپتہ ہیں -

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم اگست ۱۹۴۰ء سے درمیانہ اور سوم درجے کے ریل اور موٹر کے مشترکہ یک طرفہ ٹکٹ مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے ڈلہوزی تک براستہ پٹھانکوٹ اور ڈلہوزی سے ان سٹیشنوں تک براستہ پٹھانکوٹ بشرح ذیل جاری کئے جائیں گے :-

سٹیشن	یک طرفہ کرایہ درمیانہ درجہ	یک طرفہ کرایہ درجہ سوم
لاہور	۰—۱۵—۷	۰—۶—۳
امرتسر	۰—۱—½	۰—۱—۳
بٹالہ	۰—۷—۳	۰—۱۳—۲
گورداسپور	۰—۱۳—۲	۰—۹—۲

چیف کمرشل منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں (گریڈ ۳۰-۵-۵۰/۲-۶۰) ٹائپسٹوں کی تین عارضی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں - علاوہ ازیں سات نام انتخاب کر کے ویٹنگ لسٹ میں رکھے جائیں گے - تاکہ مزید اسامیوں کو جو خالی ہوں پر کیا جائے - امیدواران کی عمر ۱۶ر ستمبر ۱۹۴۰ء کو میٹریکولیٹس کی صورت میں اٹھارہ سے پچیس سال اور گریجوائیٹس کی صورت میں تیس سال ہونی چاہئے تعلیمی اوصاف میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن یا جونیر کیمبرج یا اس کے مترادف کوئی امتحان ہونا چاہئے - اور ٹائپنگ میں ٹچ سسٹم کے ذریعہ کم سے کم رفتار ۴۵ الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے - سابق فوجیوں کے لئے خاص شرائط ہیں - درخواستوں کے لئے آخری تاریخ ۲ر ستمبر ۱۹۴۰ء ہے - مکمل تفصیلات ایک ایسا لفافہ آنے پر (جس میں کوئی خط نہ ہو) جس پر ٹکٹ چسپاں ہو - اور اس پر درخواست کنندہ کا ایڈریس موٹے حروف میں لکھا ہو - مہیا کی جاسکتی ہیں - یہ لفافہ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام آنا چاہئے - اور اس کے بائیں بالائی کونہ پر یہ الفاظ لکھنے چاہئیں -

"Vacancies for Typists"

جنرل منیجر لاہور

تبلیغ کا اچھا طریقہ

بچے جس طرح کہانی شوق سے سنتے ہیں - اسی طرح سمجھدار آدمی مذہبی کتب میں افسانے اسی حکمت کے تحت ہا پڑھتے ہیں قرآن شریف بھی احسن القصص ہے جو لوگ احمدی لٹریچر سے جان چراتے ہوں انکو کتاب خاتم النبیین دلچسپ افسانہ کہکر دیدیجئے - ختم کرنے کے بعد ہی اسکو ہاتھ سے رکھیگا صفحات سیاہ سے غیر احمدی میں احمدیت کا انجکشن کر دیگی قیمت دو روپیہ منیجر لیگ مندر بد منزل علیماراں دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah